کمانِ امکاں کے جھوٹے نقطو تم اوّل آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

معراج نامہ

(مثنوی)

مصنف

پیر ابوالحسن واحد رضوی

اہتمام

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، محمد نگر، اٹک

رجب المرجب 1437ھ/ اپریل 2016ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضابطہ

نام	معراج نامہ
مصنف	پیر ابوالحسن واحدؔ رضوی
اشاعت	رجب المرجب 1437ھ/ اپریل 2016ء
صفحات	56
قیمت	60روپے
اہتمام	خدامِ آستانہ
ناشر	آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، اٹک پنجاب، پاکستان

رابطہ

حضرت صاحبزادہ پیر محمد اکرام خان علوی قادری

0300-8356991

حضرت صاحبزادہ پیر محمد عثمان خان قادری

0301-3002711

فہرستِ محتویات

انتساب

موجدِ اسالیب رفیعہ

مخترعِ مضامین بدیعہ

حضرت مولانا نظام الدین گنجوی

المتخلص بہ نظامیؔ

قدس سرہ السّامی

کے نام

واحدؔ کان اللہ لہٗ

بسم الله الرحمن الرحيم

افتتاح

الحمد لله الملك المحمود،العلام السلام الودود۔والسلام علیٰ إمام الرسل، الطاهر المسعود،حامل لواء الحمد وحامد المحمود، مصدر الحكم والإلهام،محمد رسول الوسماء والدماء،وعلیٰ آله الكرام وسائر أحمائه الأحلام۔

حرفِ مناجات بدرگاہِ مجیب الدعوات

الٰہی! ندرتِ اَفکار دیدے
الٰہی! قدرتِ اِظہار دیدے
عطا کر میرے خامے کو روانی
عطا کر میرے لفظوں کو معانی
عطا کر حُسنِ انوارِ فصاحت
عطا کر فہمِ اَسرارِ بلاغت
عطا کر نورِ عرفان و بصیرت
عطا کر رنگِ تازہ ، فیضِ جدّت
مجھے حُسنِ نوا ، زورِ بیاں دے
مجھے آگاہیِ سِرِّ نہاں دے

مرے نخلِ تمنا کو ثمر دے
صدف اُمیّد کی گوہر سے بھر دے
ہر اِک مشکل مری آسان کر دے
خُمِ نعمت سے میرا جام بھر دے
کمی تیرے خزانے میں نہیں ہے
تُو مالک ہے تُو ربُّ العالمیں ہے
گھرا رہتا ہے تیرا ابرِ رحمت
ترا لطفِ اَتَم ہے بے نہایت
نہیں ہے انتہاء تیرے کرم کی
نہ ممکن ہے کبھی گنتی نِعَم کی
تو چاہے جس پہ اپنا فضل کر دے
تو جس کی چاہے خالی جھولی بھر دے

ترے انعام کا چشمہ رواں ہے
بھلا تجھ سا کوئی مُعطی کہاں ہے
ترا در چھوڑ کر جاؤں کہاں میں
تمنّائے دلی پاؤں کہاں میں
بجز تیرے نہیں بندوں کا حامی
ترے محتاج ہیں یہ خاص و عامی
تو واقف ہے بدوں حرفِ مناجات
عَمِيْمَ اللُّطْفِ يَا أَصْلَ الْمُرَادَاتْ
برائے شافعِ محشر کرم کر
برائے شاہِ بحر و برّ کرم کر
عنایت کی سدا تجھ سے صدا ہے
مرے لب پر یہی حرفِ دُعا ہے

حمدِ ربِّ کمال جَلَّ شَانُہٗ

زباں پر حمدِ ربِّ عالمیں ہے
اگرچہ حمد کا یارا نہیں ہے
خرد کو نارسائی کا ہے شکوہ
فقیری ، بے نوائی کا ہے شکوہ
کہاں خالق ، کہاں مخلوقِ بے بس
کہاں نخلِ تناور اور کہاں خس
زماں کا لمحہ لمحہ جس کا واصف
مکاں کا ذرّہ ذرّہ جس کا واصف
معیّت جس کی ہر جا ہے مسلّم
جلیل و اکبر و اعلیٰ و اعظم

بدوں تشبیہ و کیفیت وُجودش
نداند ہیچ کس اَوج و عُلُوَّش
عماء و اِستوایش نیست معلوم
نُزولش بر فلک ہم نیست مفہوم
یرِیٰ آیاتِہٖ لَیلًا نَہَارًا
ہمہ بیند عیاں را ہم نہاں را
ز شکرش تر زباں اہلِ محبت
ز قہرش خوف گیرد اہلِ طاعت
عیاں جس پر ہمہ اَحوال و حالات
عیاں جس پر ہمہ آرا ، خیالات
کریں تسبیح جس کی مرغ و ماہی
نداند ہیچ کس ذاتش کماہی

مسلسل اُس کی بندوں پر عنایت
عنایت ، مہربانی ، لطف و رحمت
دل مضطر کا چین اُس کی عبادت
اُسی کا ذکر ، وجہِ صد مَسرّت
وہی صورت گر و خَلّاقِ عالَم
وہی مُعطی ، وہی رَزّاقِ عالَم
اُسی کے نام ہیں ستّار و غفّار
اُسی کے نام ہیں قہّار و جبّار
اُسی کا خوف تن من کو جَلا دے
اُسی کا شوق تن من کو جِلا دے
اُسی کا ذکر ، مونس خلوتوں کا
اُسی کا فیض ، ہمدم جلوتوں کا

وہی مشکل میں سب کا آسرا ہے
مُعین و مُستعان و رہنما ہے
پُر از حکمت ہیں اُس کے جُملہ اَفعال
ہے لاتَعداد بخششوں کا یہ اِجمال
وہ خود واقف ہے اپنی عظمتوں سے
وَرا منصب سے ، اپنی رفعتوں سے
نہیں بندے سے ممکن اُس کی توصیف
حقیقت میں یہی ہے اُس کی تعریف

نعت رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ لمحہ کس قدر ہے کیف آرا
سکوں بخش و عطا پاش و دلآرا
زباں مشغولِ نعتِ مصطفیٰ ہے
مقدر کس قدر اپنا رَسا ہے
کہیں کیا وصفِ جانِ دوجہاں میں
کہیں کیا شانِ سلطانِ جناں میں
تجلی گاہِ اَنوارِ الٰہی
وُجودِ ذات کی واحد گواہی
نظیر اُن کی نہیں کون و مکاں میں
پہنچ اُن کی فضائے لامکاں میں

جمالِ صنعتِ حق اُن کی صورت
کمالِ شانِ انساں اُن کی سیرت
شہِ اَرض و سماواتِ وَسیعہ
سزاوارِ کمالاتِ رَفیعہ
پئے ذاتش ہمہ گلزارِ عالم
ز روزِ ابتدا تا خَلقِ ایں دَم
حسیناں ماندہ حیراں بر جمالش
خردمنداں بہ توصیفِ کمالش
فدائے قدِّ نازش سروِ آزاد
ہمہ شاخِ گل و طوبیٰ و شمشاد
خرامش چوں نسیمِ صبحِ گلزار
مثالِ برق و مثلِ آب رفتار

رخِ اَقدس کہ جیسے بدرِ اَنور
جبینِ نور ہے زُہرہ سے بڑھ کر
نثارِ زلفِ اَطہر جانِ سنبل
فدا ہم جانِ رَیحاں بہرِ کاکل
ہمہ موئے مبارَک رشکِ عنبر
صف مژگاں برائے کفر خنجر
ہلالِ ابرواش عید غریباں
جمالِ نونِ قرآں ، نونِ فرقاں
ز حسنِ نرگسش عینِ عنایت
ز لطفِ ساغرش موجِ شفاعت
دہن مفتاحِ اَنوارِ الٰہی
کلیدِ قُفلِ اَسرارِ الٰہی

تکلُّم پر فدا جن کے فصاحت
فدا خطبوں پہ صد جانِ بلاغت
تبسُّم پر فدا رنگیں زَواہر
فدا اَنوارِ دنداں پر جواہر
جمالِ دلکشا ، اللہ اکبر!
کمالِ بے بہا ، اللہ اکبر!
تمنّا ہے سدا لب پر ہو مدحت
ٹلے اِس سے قیامت کی مصیبت
رواں جب تک نفس کا سلسلہ ہو
چھڑا لب پر ثنا کا زمزمہ ہو

درسبب تصنیف معراج نامہ (مثنوی)

سفر معراج کا حیرت فزا ہے
یہ عقلِ آدمی سے ماورا ہے
جداگانہ ، نرالا معجزہ ہے
عجب منکر پہ اِس کا دبدبہ ہے
خصائص سے ہے یہ اِسراء و معراج
یہ ہے شانِ رسالت کے لئے تاج
اِدھر قرآن میں تصریح اس کی
اُدھر اخبار میں تشریح اس کی
ضروری ہے یہ سب اہل سیر پر
سبھی اہل قلم ، اہل ہنر پر

کہ لکھیں وہ کتابیں اور جریدے
رسائل ، مثنویاں اور قصیدے
یہی باعث ہے میری مثنوی کا
کہ لکھوں حال معراجِ نبی کا
اگرچہ لکھ گئے ہیں اہل تحقیق
اجلہ اہل علم و اہل تعمیق
اکابر بھی اصاغر بھی ہیں شامل
مگر ہوتا نہیں کوئی بھی کامل
بہت لکھے گئے معراج نامے
مطوّل ، مختصر بحرے بجامے
بصد انداز و با رنگیں خیالات
شدہ آراستہ با استعارات

مزین با صنائع و بدائع
بجا ہے گر کہیں ان کو روائع
حقیقت سے مگر ہیں بعض عاری
فقط لفّاظی و نغمہ نگاری
روایاتِ صحیحہ سے تہی ہیں
حکایاتِ مَنیعہ سے تہی ہیں
کہیں تعلیل و ندرت کا سہارا
کہیں تزئین و جدّت کا سہارا
بجا ہے شعر میں صنعت گری بھی
مگر ہے احتیاط اس میں ضروری
کہ مدحت کے جداگانہ ہیں آداب
یہی ہیں مغفرت کے اصل اسباب

مناسب ہے یہاں اظہار اس کا
مصنف کا نہیں ہے کوئی دعویٰ
نہ علم شعر کا دعویٰ ، نہ فن کا
نہ معلومات ، نے رنگِ سخن کا
مرے اشعار ہیں اظہار الفت
بحمد اللہ! ہیں سامانِ شفاعت

آغازِ بیانِ معجزۂ اِسراء و معراج

تمہید

زہے قسمت کہ آئی ہے یہ ساعت
ملی خامہ کو مدحت کی سعادت
گلِ توصیفِ حضرت مسکرایا
ہوا خوشبو کا ہر جانب بسیرا
مچی دل کے نہاں خانوں میں ہلچل
مٹی ظلمت ، ہوئی ہر سو جھلاجھل
نہ کیوں دل کو ملے پیغامِ تسکیں
نہ کیوں دل کو ملے انعام تسکیں

ثنائے مصطفیٰ دل کی غذا ہے
یہی شغلِ ہمہ اہلِ صفا ہے
ثنا گوئی ہے وِردِ اہلِ ایماں
ثناخوانی ہے کارِ اہلِ ایقاں
اگر میں یوں کہوں بالکل بجا ہے
نہ رَیب اِس میں نہ کوئی شک ذرا ہے
بیاں معراجِ شاہِ دوسرا کا
بیاں معراجِ محبوب خدا کا
ہے موضوعاتِ مدحت میں نمایاں
بہت ہی منفرد ، اعلیٰ و ذیشاں
بجز اس کے نہیں مدحت مکمل
یہی ہے قول مجمل اور مفصل

سنیں اب اہلِ الفت ذکرِ معراج
سنیں اہلِ مَودّت ذکرِ معراج

درفضیلتِ معجزۂ اِسراء ومعراج
ومجمل بیانِ اُو

یہ ہے معلوم سب اہلِ نظر کو
سبھی اہلِ ولا ، اہل خبر کو
کہ یہ سب سے نرالا معجزہ ہے
الگ سب سے ، انوکھا معجزہ ہے
نہیں آساں بیاں اِس معجزے کا
نرالا ہے جہاں اِس معجزے کا

نرالی ابتدا بھی ، انتہا بھی
سمجھ پائے بشر ہی ، نے مَلک ہی
عجب آغاز ہے سیر و سفر کا
کہ تا اِیں دم اسے کوئی نہ سمجھا
اُدھر انجام بھی اس کا نرالا
کہ آیا دم میں واپس کملی والا
بیاں مجمل ہے یوں اِس واقعے کا
تحیُّرزا ، نرالے معجزے کا
کہ اک شب جانِ نعمت ، شانِ انعام
حطیمِ نور میں تھے محوِ آرام
درِ دولت پہ جبرائیل آئے
نہایت ہی ادب سے سر جھکائے

گزارش کی کہ اے شاہِ مکرم!
ہے مشتاقِ لقا ربِّ دو عالم
اُسی دم چل دیے محبوبِ والا
گئے اک آن میں مکّہ سے اقصیٰ
وہاں سے پھر سوئے عرشِ معلّٰی
حریمِ خاصِ مَوْلٰنَا تَعَالیٰ
تقرُّب میں ملی ''اَدنیٰ'' کی منزل
فدا اِس پر مناصب اور منازل
ہوئے دیدارِ مولیٰ سے مشرّف
کلامِ حق تعالیٰ سے مشرّف
لیے انعام پھر لوٹے وہاں سے
کوئی سمجھے! کہاں سے؟ لامکاں سے

عجب رتبہ ہے شاہِ خشک و تر کا
شہِ والا ، شہِ جنّ و بشر کا
یہ سارا ہی سفر اک آن کا تھا
ابھی تک کوئی بھی اِس کو نہ سمجھا
یہی تعریف ہے ہر معجزے کی
نرالے اور انوکھے سلسلے کی
سمجھ سکتا نہیں ہے اِس کو انساں
ہزاروں حکمتیں اِس میں ہیں پنہاں

در بیانِ اسراء
(مسجد حرام سے بیت مقدس تک سیر)

رَجب کی تھی یہ بست و ہفتمیں شب
بہت ہی منفرد ، پیاری ، حسیں شب
یہی ابنِ قتیبہ کا ہے کہنا
یہی ہے قول ابن عبد بر کا
ہے عند البعض یہ محکم روایت
عمل پیرا ہے اِس پہ ساری امت
عمل لکھا ہے زَرقانی نے سب کا
عمل گویا عجم کا اور عرب کا

عمل ہونے کے باعث یہ قوی ہے
روایت اس لئے یہ چل رہی ہے
یہی شب تھی کہ زیر خانہ کعبہ
شہِ عرش آستاں تھے جلوہ فرما
اسی اَثناء میں جبرائیل آئے
سواری خاص اپنے ساتھ لائے
سفید اک جانور تھا وہ انوکھا
بڑا خر سے مگر خچر سے چھوٹا
بنام شمسؔ ہے مذکور اُس کا
دگر آیا عشورؔ اسمِ مُعَلّیٰ
''براق'' اُس کو کہا جاتا ہے اکثر
نہیں اُس کی نظیر ، اللہ اکبر!

براقے تیز رو ، آں برق رفتار
سیہ موئے ، مبارَک خو و کردار
حسیں تھا ، خوبرو تھا ، دلربا تھا
وہ اپنی چال میں بالکل جدا تھا
بچشم جادواش آہو پریشاں
بحسن دلکشایش حسن حیراں
براق آیا تھا جنت سے سنور کر
سوار اس پر ہوئے محبوب اطہر
ہوئے جب جانِ ایماں جلوہ فرما
مسرت سے وہ مَرکب جھوم اٹھا
عجب منظر ، عجب پیارا سماں ہے
بھلا منظر کوئی ایسا کہاں ہے

جہاں کا ذرّہ ذرّہ نغمہ زن ہے
ہر اک لب پر عقیدت کا سخن ہے
زمیں تا آسماں رونق ہی رونق
مکاں تا لامکاں رونق ہی رونق
تب و تابش ، نرالی جگمگاہٹ
چمک ، جگ مگ ، انوکھی جھلملاہٹ
ہر اِک سو شادمانی اور مسرت
ہر اِک سو شوق ، چاہت اور لگاوٹ
انوکھی اور نرالی داستاں ہے
سواری شاہِ والا کی رواں ہے
کمر باندھے ہیں جبرائیل ہمراہ
عناں پکڑے ہیں میکائیل ہمراہ

فرشتوں کی قطاروں پر قطاریں
جلو میں ہیں بہاروں پر بہاریں
سواری اِس قدر وہ تیز تر تھی
جہاں اُس کی نظر پڑتی ، قدم بھی
پڑاؤ جس جگہ پہلا ہوا تھا
وہ اِک گلزارِ نخلِ دلکشا تھا
وہ طیبہ کی مقدس سرزمیں تھی
وہ ہجرت گاہِ ختمِ مرسلیں تھی
رُکے مدینؔ میں ، کوہِ طورؔ پر بھی
نمازِ شوق ہر دو جا ادا کی
توقُّف کرد مرکب نزدِ مولَد
کہ بیتُ اللحم نامش خاص آمد

بہ بیتُ اللحم دوگانہ ادا کرد
باندازِ جداگانہ ادا کرد
سفر جاری ہے سلطانِ دَنا کا
ظُہورِ قدرتِ ذُوالکبریاء کا
دریں اَثناء عجب دیکھے مناظر
عجب حیران کن قدرت مظاہر
کہیں عفریت ہے شعلہ بداماں
چلا آتا ہے سوئے شاہِ ذیشاں
کہا جبریلؔ نے با صد عقیدت
کلامِ خاص کر لیجے! تلاوت
کلامِ خاص فرمایا تلاوت
گرا وہ منہ کے بل،یوں ہے روایت

سپس آئے نظر کچھ لوگ ایسے
جو بوتے فصل ، جھٹ سے کاٹ لیتے
یہ تھی تمثیل اُن اہل وِلا کی
یہ تھی تمثیل اُن اہلِ صفا کی
جو راہِ حق میں دے دیتے ہیں اَموال
ہیں یکساں جن کے اَقوال اور اَفعال
اُسی دم ان کو مل جاتا ہے بدلہ
درِ مولیٰ سے رحمت کا یہ تحفہ
انھی لمحات میں خوشبو سی بکھری
یہ خوشبو دختر فرعون کی تھی
لیا تھا جس نے ربّ کا اسمِ سامی
ملی تھی حق سے جس کو نیکنامی

اِزیں بعد اِک عجب سی قوم دیکھی
سزا جس کو مسلسل ہو رہی تھی
سروں کو جن کے کاٹا جا رہا تھا
تسلسل سے یہ ہوتا جا رہا تھا
تھیں نامقبول اُن کی سب نیازیں
اَدا کرتے نہ تھے فرضی نمازیں
پھر ایسی خستہ حالت قوم دیکھی
جو بکری کی طرح تھی چرتی پھرتی
خوراک اس کی ضریع تھی اور زَقوم
یہی آثار سے ہوتا ہے مفہوم
کچھ ایسے لوگ بھی تھے، ہائے! جن کے
زبانیں ، ہونٹ کاٹے جا رہے تھے

یہ ہیں امت کے فتنہ باز مُلّا
شریروں کے یہ ہیں دمساز مُلّا
ہوئی پھر قبرِ موسیٰ کی زیارت
وہ تھے مشغولِ تسبیح و عبادت
سلام ان کو کہا سلطانِ دیں نے
شہِ کوثر ، شفیع المذنبیں نے
جوابِ شوق موسیٰ نے کیا عرض
ادا حسنِ ادب سے یہ کیا فرض
سفر جاری ہے محبوبِ خدا کا
جنابِ آمنہؓ کے دلربا کا
اچانک آگئے اقصیٰ کی سرحد
جہاں ہیں برکتیں مولیٰ کی بے حد

گئے مسجد کے اندر شاہِ ذیشاں
انیسِ مومناں ، ایمانِ ایماں
کھڑے تھے ہاتھ باندھے انبیاء سب
بنے پھر مقتدی، وہ مقتدیٰ سب
امامت کی امامِ انبیاء نے
رسولِ ابتداء و انتہاء نے
دیا پھر یہ خلیل اللہ نے خطبہ
دیا جس میں حوالہ نعمتوں کا
کلیم اللہ ، سلیماں ، اور عیسیٰ
انھوں نے بھی دیا ایسا ہی خطبہ
بقولِ اہلِ سیرت ، بعد اس کے
پئے خطبہ رسول اللہ آئے

کھڑے ہو کر کیا حضرت نے ارشاد
بصد حسن بلاغت حسن ایجاد
سبھیں حمدیں خدا کے واسطے ہیں
اسی ربّ عُلا کے واسطے ہیں
بنا کے جس نے بھیجا مجھ کو رحمت
برائے جملہ عالم ، جملہ خَلقت
فأرسلنی إلى الخلق بشیرا
وأرسلنی إلى القوم نذیرا
کیا فرقان اس نے مجھ پہ نازل
بہت واضح ہیں جس کی سب منازل
بیاں ہر چیز کا اس میں مبین
مدلل اور مصرح اور مبرہن

مری امت ہوئی افضل امم میں
ہوئی ہے منفرد فیض و نعم میں
ہدایت کا اسے منصب ملا ہے
یہ خاص اس پر عطائے ذو العطا ہے
مری امت ہے اوّل اور آخر
شرف امت کا یہ بالکل ہے ظاہر
شرف مجھ کو ملا ہے آگہی کا
بہت اونچا ہوا ہے ذکر میرا
بلندی کا شرف مجھ کو ملا ہے
لقب فاتح ، لقب خاتم ہوا ہے
سنا خطبہ گروہ انبیاء نے
تمامی مرسلیں ، اہل صفا نے

تو فرمایا خلیل اللہ نے سب سے
محبت سے ، نہایت ہی ادب سے
فضیلت کا حوالہ ہیں یہ اوصاف
کَرامت کا ذریعہ ہیں یہ اوصاف
ہوئی ثابت فضیلت مصطفیٰ کی
کھلی عظمت جنابِ مجتبیٰ کی
بیاں اِسراء کا پہنچا انتہاء کو
ترستا ہے مگر پھر ابتداء کو
حقیقت ہے ، بیاں ممکن نہیں ہے
یہی اہل یقیں کا بھی یقیں ہے
کہ جیسے مصطفیٰ ہیں سب سے بالا
ہے اُن کی سیر بھی عالی و اعلیٰ

یدلُّ السّیرُ علی فضلٍ ومَجدہٗ
کہ سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ

در بیانِ معراج وعُروج

یعنی مسجد اقصیٰ سے عرشِ معلیٰ تک کا سفرِ خوش اثر
بالفاظِ دیگر: سیرِ عالمِ بالا تا لامکاں

ہوئی جب ختم اقصیٰ میں عبادت
ہوئی جب ختم گفتار و زیارت
بقولِ شانِ یزداں ، شاہِ لولاک
چلا مرکب ہمارا سوئے افلاک
بلندی کی طرف مرکب رواں تھا
عجب منظر ، عجب پیارا سماں تھا

جو پہنچے آسماں پر ،ہم نے دیکھا
کہ تھے آدمؑ بھی اُس جا جلوہ فرما
لب آدمؑ پہ حرفِ مرحبا تھا
دعا تھی اور حرفِ مدعا تھا
اچانک آگیا چرخ دوم بھی
وہاں بھی اک عجب رونق لگی تھی
وہاں تھے جلوہ گر یحییٰؑ و عیسیٰؑ
انھوں نے بھی دیا تحفہ دعا کا
ملے یوسفؑ ، ملے ادریسؑ و ہارونؑ
دعا و مرحبا کا لب پہ مضمون
پھر اس کے بعد اگلا آسماں تھا
نظر آیا وہاں موسیٰؑ کا جلوہ

صدائے مرحبا لب پر سجی تھی
جداگانہ دعا لب پر سجی تھی
درِ ہفتم کھلا تو میں نے دیکھا
خلیلؑ اللہ تھے واں جلوہ آرا
کہا جاتا ہے اس کو بیتِ معمورؑ
فرشتوں سے سدا رہتا ہے پُرنور
رسائی پھر ہوئی سدرہؑ نگر تک
بحمد اللہ! پہنچے اس شجر تک
ہیں گوشِ فیل کی مانند پتے
ثمر اس کے نظر آتے تھے مٹکے
نہیں مخلوق میں کوئی بھی ایسا
کہ ہو توصیف سے جو عہدہ بر آ

بیاں جو کر سکے وصف شجر کو
سمجھ پائے جو ہر برگ و ثمر کو
شجر وہ اس قدر ہے خوبصورت
وَرا لفظوں سے، اُس کی زیب و زینت
کہا اہلِ سیر نے ، بعد اِس کے
گئے رفرفؔ پہ حضرت اور آگے
سوئے عرشِ معلیٰ اب رواں تھے
مقاماتِ نہاں اُن پر عیاں تھے
سنی باگوشِ دلکش جانِ تنویر
صدائے کلکہائے قدر و تقدیر
کمالِ قرب کے یہ سلسلے تھے
چھڑے "أدن حبیبی" زمزمے، تھے

تجلی پر تجلی کار فرما
انوکھا وجد آور سلسلہ تھا
لیا آغوش میں لطف خدا نے
بکھیرا حسن، پھر حسنِ لِقا نے
ملے لفظِ دَنَا کو اَب معانی
تدَلّیٰ کے کھلے ہیں اب مَبانی
اگرچہ گفت اَدنیٰ ، بعد معدوم
نداند کس چہ باشد باز مفہوم
بگفتہ قَابَ آنجا نیست مقدار
نداند کس چہ باشد باز اظہار
دگر قوسین گفتہ بہرِ تمثیل
در آنجا نیست تمثیلے و تاویل

دگر گفت اَوُ ولے آنجا شکے نیست
کسے کو شک کند او محرمے نیست
وضاحت سے ہے عاجز ہر مفسِّر
صراحت سے ہے عاجز ہر مفکِّر
معارِف کا نہیں ہے فہم حاصل
مآرِب کا نہیں ہے علمِ کامل
نہیں ہے حدّ عُروجِ مصطفیٰ کی
بلندی حق نے بخشی ہے بلا کی
وَرا محبوب ہیں حدِّ مکاں سے
عُلا محبوب ہیں حدِّ زماں سے
اَزَل کو اور اَبد کو ایک پایا
خرد کو کیا پتا رفعت کا پایہ

کیا با چشمِ سر دیدارِ مولیٰ
بِلا خوف و خطر دیدارِ مولیٰ
یہ لمحہ بھی عجب حیرت فزا تھا
کہ مَا زَاغَ الْبُصَر کا مرحلہ تھا
تکلم کا شرف بخشا گیا پھر
نہ جانے اِس میں کیا کیا ہیں نہاں سر
تکلم کیا بتائے کوئی کیا تھا
وہ حرف و صوت سے بالکل سوا تھا
تھے اِس میں کیسے کیسے راز پنہاں
فَاَوْحیٰ سے بیاں کرتا ہے قرآں
دیا ہے علم مَا کَانَ یَکُوْنُ کا
فَاَوْحیٰ سے ہوا ہے یہ ہویدا

عطا کیا کچھ کیا جانِ جہاں کو
بیاں کا خود نہیں یارا بیاں کو
بقولِ اہلِ علم و اہلِ تحقیق
بقولِ اہلِ عرفاں ، اہلِ تصدیق
سفر معراج کا با جسم و جاں تھا
سفر معراج کا رازِ نہاں تھا
دلیل اِس کی ہے لفظِ عَبد آئی
یہ بات اہلِ خرد نے ہے بتائی
کہ لفظِ عَبد کی ہے یہ دلالت
وہ جسم و جاں سے ہے کامل عبارت

در بیانِ دیدارِ حق تعالیٰ

جلّ شانہ وعمّ نوالہ وأتمّ برھانہ

مناسب ہے یہاں تفصیلِ دیدار
ضروری ہے یہاں تاویلِ ''انکار''

(الف)

عقیدہ ہے یہی اہلِ ھُدیٰ کا
کیا دیدار حضرت نے خدا کا
دلیل اِس کی ہیں خود اَلفاظِ قرآں
کہ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ آیا ہے فرماں
کیا دیدار خالق کا نظر سے
نظر سے یعنی اپنی چشم سر سے

اُدھر آیا یہی آثار میں ہے
یہی مضموں اُدھر اخبار میں ہے
رسولِ حق کا ہے ارشادِ والا
شرف دیدار کا میں نے ہے پایا
دیا موسیٰ کو حق نے اذنِ گفتار
مجھے بخشا ہے اپنا خاص دیدار
جناب عباسؓ کا موقف یہی ہے
اِسی موقف کو ہی قوت ملی ہے
جناب عباسؓ کی ہے جو روایت
وہ کی حاکم، نَسائی نے روایت
کتابِ ترمذیؒ میں بھی ہے موجود
کوئی دیکھے برائے نیل مقصود

(ب)

جنابِ عائشہؓ کرتی ہیں انکار
یہ محض اُن کے تخیل کا ہے اظہار
بِنا اِس کی روایت پر نہیں ہے
کسی محکم حکایت پر نہیں ہے
دلیل اپنی وہ لائی ہیں جو آیت
مراد اس سے نہیں انکارِ رویت
جناب عباسؓ کا موقف مسلَّم
سدا مثبت ہے نافی پر مقدَّم
خلاصہ ہے یہی اِس مسئلے کا
یہی ہے عطرِ تحقیق مُصفّا

خاتمہ و دُعا

بحمداللہ! شدہ مسرور خامہ
بپایاں آمد ایں معراج نامہ
بحمداللہ! ملی مجھ کو سعادت
لکھا معراج نامہ باعقیدت
کہاں میں اور کہاں میری یہ اوقات
کہ لکھوں جانِ ایماں کے کمالات
خصوصی فضل ہے ربِّ جہاں کا
کرم ہے یہ شہِ کون و مکاں کا
یہ ہے سامانِ غُفران و شفاعت

یہ ہے سامانِ دفعِ ہر مصیبت
گزارش ہے تمامی قارئیں سے
تمامی ناظرین و سامعیں سے
دعا میں وہ مصنف کو نہ بھولیں
خدا سے اَجر کی مانگیں دعائیں

دعا

الٰہی! عبدِ عاجز کی دعا سن!
فقیرِ بے نوا کی التجاء سن!
طفیلِ آں عَریسِ بزمِ معراج
طفیل آں قدم کو عرش را تاج
مرے لفظوں کو دے حُسنِ معانی
مرے خامے کو دے رنگیں بیانی

سلف کا دے مجھے انداز مولیٰ!
خصوصی درد ، سوز و ساز مولیٰ!
عطا کر نورِ ایمانی کرم سے
پلا دے جامِ عرفانی کرم سے
سدا اپنا مجھے محتاج رکھنا!
اِدھر بھی اور اُدھر بھی لاج رکھنا!

تمّ الکتاب بعون اللہ وتوفیقہ۔والحمد للہ علی ذلک والصّلوٰۃ والسّلام علی سیّد الأوّلین والآخرین محمّد وعلیٰ آلہ وصحبہ أجمعین۔

اسیر اہلِ دلاں

ابوالحسن واحدؔ رضوی کان اللہ لہٗ

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، اٹک، پنجاب، پاکستان

جمالِ عقیدت

قصیدہ در مدح حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم

مصنف

پیر ابوالحسن واحدؔ رضوی

خدّام آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، اٹک

رجب المرجب 1437ھ

متاعِ بے بہا

(مجموعۂ حمد و نعت)

مصنف

پیر ابوالحسن واحدؔ رضوی

خدّام آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، اٹک

رجب المرجب 1437ھ

البرھان الجلی

(گستاخ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا شرعی حکم)

اردو ترجمہ

پیر ابوالحسن واحدؔ رضوی

خدّام آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، اٹک

2016ء